السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ دست شناسی کے جواز کے قائل ہیں ۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مطلب ہے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دست شناسی کو جائز قرار دینا کتاب وسنت کی نصوص صریحہ کے سراسر منافی ہے ۔ کیونکہ اس کا تعلق علم غیب کیساتھ ہے علم غیب اللہ تعالی ہی کا خاصہ ہے جیساکہ فرمایا :

وَعِندَهُ مَفاتِحُ الغَيبِ لا يَعلَمُها إِلّا هُوَ ٥٩ ... سورة الأنعام

اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں غیب کی کنجیاں ، (خزانے) ان کو کوئی نہیں جانتا بجز اللہ کے ۔

قُل لا يَعلَمُ مَن فِى السَّمٰوٰتِ وَالأَرضِ الغَيبَ إِلَّا اللَّهُ وَما يَشعُرونَ أَيّانَ يُبعَثونَ ٦٥ ... سورة النمل

کہہ دیجئے کہ آسمانوں والوں میں سے زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا ، انہیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ کب اٹھا کھڑے کیے جائیں گے ؟ -

إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلمُ السّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الغَيثَ وَيَعلَمُ ما فِى الأَرحامِ وَما تَدرى نَفسٌ ماذا تَكسِبُ غَدًا وَما تَدرى نَفسٌ بِأَىِّ أَرضٍ تَموتُ إِنَّ اللَّهَ عَليمٌ خَبيرٌ ٣٤ ... سورة لقمان

بے شک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل فرماتا ہے اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے ۔ کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کرے گا ؟ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا ۔ (یاد رکھو) اللہ تعالیٰ ہی پورے علم والا اور صحیح خبروں والا ہے -

يَسـَٔلونَكَ عَنِ السّاعَةِ أَيّانَ مُرسىٰها قُل إِنَّما عِلمُها عِندَ رَبّى لا يُجَلّيها لِوَقتِها إِلّا هُوَ ثَقُلَت فِى السَّمٰوٰتِ وَالأَرضِ لا تَأتيكُم إِلّا بَغتَةً يَسـَٔلونَكَ كَأَنَّكَ حَفِىٌّ عَنها قُل إِنَّما عِلمُها عِندَ اللَّهِ وَلٰكِنَّ أَكثَرَ النّاسِ لا يَعلَمونَ ١٨٧ ... سورة الأعراف

یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا ؟ آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے ، اس کے وقت پر اس کو سوا اللہ کے کوئی اور ظاہر نہ کرے گا ۔ وہ آسمانوں اور زمین میں بڑا بھاری (حادثہ) ہوگا وہ تم پر محض اچانک آپڑے گی ۔ وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے گویا آپ اس کی تحقیقات کر چکے ہیں ۔ آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم خاص اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۔

قُل لا أَملِكُ لِنَفسى نَفعًا وَلا ضَرًّا إِلّا ما شاءَ اللَّهُ وَلَو كُنتُ أَعلَمُ الغَيبَ لَاستَكثَرتُ مِنَ الخَيرِ وَما مَسَّنِىَ السّوءُ إِن أَنا۠ إِلّا نَذيرٌ وَبَشيرٌ لِقَومٍ يُؤمِنونَ ١٨٨ ... سورة الأعراف

آپ فرما دیجئے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لیے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا ، مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ نے چاہا ہو اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کوئی نقصان مجھ کو نہ پہنچتا میں تو محض ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں -

تشریح :-

پہلی آیت کی مزید تفسیر تیسری آیت میں کر دی گئی ہے کہ مفاتیح الغیب سے مراد یہ پانچ چیزیں ہیں ۔ رسول اللہ ﷺ نے نے بھی ان کو مفاتیح الغیب قرار دیا ہے جنہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا -

(1) قیامت کب آئے گی ؟ ۔ ۔ ۔ ۔ قرب قیامت کی علامات تو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہیں لیکن قیامت کے وقوع کا قطعی اور یقینی علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں کسی فرشتے کو، نبی مرسل کو ۔

(2) بارش کب آئے گی ؟ ۔ ۔ ۔ بارش کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے آثار و آلائم سے تخمینہ تو لگایا جاتا اور لگایا جا سکتا ھے لیکن یہ بات ہر شخص کے مشاہدہ اور تجربہ میں آچکی ہے کہ یہ تخمینے کبی صحیح نکلتے ہیں اور کبی غلط ۔ یہاں تک کہ محکمہ موسمیات کے اعلانات کے باوجود بارش کی ایک بوند بھی نہیں برستے جس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ بارش کا قطعی اور یقینی علم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں ۔

(3) ماوں کے رحموں میں کیا ہے کیا نہیں ؟ آج کے مشینے آلات سے رحم مادر میں مذکر و مونث کا ناقص اندازہ تو شاید ممکن ہے کہ بچہ ہے یا بچی ؟ مگر یہ بچہ زندہ پیدا ہوگا یا مردہ ، طویل عمر کا ہوگا یا مختصر عمر پائے گا ۔ ناقص ہوگا یا کامل ، خوب رو ہوگا یا بد صورت ، خوش بخت ہوگا یا یا بد بخت امیر ہوگا یا قلاش صاحب اولاد ہوگا ے اے اولاد مامن ہوگا ے اکافر عالم ہوگا یا جاہل وغیرہ باتوں کا علم اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا

انسان کل کیا کرے گا؟ ۔ ۔ وہ دین کا معاملہ ہو یا دنیا کا ،کتنے نکاح کرے گا یا مجرد ہی رہے گا کیا پاے ئ گا اور کیا کھوئے گا اس کی دنیاوی تگوتاز کا انجام کیا ہو گا کسی دست شناس اور فٹ پاتھ پر بیٹھے علم نجوم نام نہاد (4) فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ستارے تین مقاصد کیلیے بنائے ہیں ۔ آسمان کی زینت راہنمائے کا ذریعہ اور ابلیس کو گولہ مارنے کیلیے، لیکن اللہ کے پروفیسروں وآنے والے کال کے بارے میں کچھ بھی علم نھیں سیدنا قتادہ احکام سے ان جاہل نجومیوں کو اور نام نہاد دست شناسوں نے ان سے غیب کا علم حاصل کرنے (کہانت) کا ڈھونگ رچایا ہے مثلاً کہتے ہیں کہ فلاں ستارہ سعد ہیں فلاں نجس ہے فلاں ستارے کے طلوع پر جو بچہ پیدا ہو گا وہ خوش نصیب ہو گا فلاں ستارے کے وقت پیدا ہونے والا بچی بدنصیب ہو گا وغیرہ یہ سب ڈھکوسلے ہیں ان کے ان قیاسیات کے خلاف اکثر ہوتا رہتا ہے ۔ ستاروں پرندوں اور جانوروں سے علم غیب آخر کس طرح حاصل ہو سکتا ہے؟ جب کہ اللہ تعالیٰ کا سورہ نمل کی آیت 5 میں فیصلہ تو یہ ہے کہ آسمان وزمیں میں اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا خود ان علم نجوم کے ٹھیکیداروں اور دست شناسی کے مدعیوں کو یہ تک علم نہیں کہ آنے والا کال ان کی زندگی میں آئے گا یا نہیں اور اگر آئے گا تو وہ کیا کریں گے؟ کیا پائیں گے کیا کھوءیں گے؟

موت کہاں اور کیسی آئے گی؟.... گھر میں آئے گی ے اگھر سے باہر دیس میں آئے گی یا پردیس میں حسرتوں کے حصول کے بعد آئے گی یا حسرتیان ناکام لیے مریں گے اور سورہ اعراف کی آآیت نمبر 188 اس بات (5) میں کتنی اوصاف اور واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب نہیں ۔ عالم الغیب اللہ کے سوا کوئی نہیں مگر ظلم اور جہالت کی انتہا ہے کہ شرک و بدعت کے رسیا لوگ رسول اللہ ﷺ کو عالم غیب باور کراتے پھرتے ہیں کیا یہ حقیقت نہیں کہ غزوہ احد میں آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے سیوہ عائشہ پر تہمت لگی اور آپ ﷺ اس وجہ سے پورا مہینہ پریشان رہے ۔ زینب نامی یہودیہ عورت نے آپ ﷺ کو اور صحابہکرام کو زہر ملا کھانا کھلا دیا جس کی تکلیف آپ ﷺ عمر بھر محسوس فرماتے رہے اور ایک صحابی اس زہریلے کھانے کیوجسے موت کی آغوش میں چلےگئے ۔ اور اس قسم کے کئی اور واقعات بھی احادیث وسیر کی کتابون میں مرقوم ہیں جن سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ یہ تکلیفیں اور نقصانات عدم علم کیوجہ سے اٹھانے پڑے ۔ اور قرآن کی بیان کردہ اس حقیقت کا اثبات ہوتا ھے کہ اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بھت سے منافع اپنے دامن میں سمیٹ لیتا اور کوئی نقصان مجھے نہ پہنچتا ۔

سیدہ عائشہ کاوَضاحتی بیان :

(من حدثک ان محمدا رأی ربہ فقد کذب وہو یقول (لا تدرکہ الابصار) ومن حدثک انہ یعلم الغیب فقد کذب وہو یقول لا یعلم الغیب الا اللہ (صحیح البخاری

کہ جو شخص آپ سے یہ کہے کہ محمد ﷺ نے رب تعالیٰ کو دیکھا ہے تو اس نے جھوٹ بالا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آنکھیں اس کو نھیں پاتیں اور اسی طرح جو شخص یہ کہے کہ آپ ﷺ غیب جانتے تھے تو اس نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا

حنفی فقیہ اور مفتی کردری کا فتویٰ : نجومیوں دست شناسوں اور رسول اللہ ﷺ کو غیب دان باور کرانے والے کی اطلاع کیلیے امام محمد بن المعروف ابن البزار الکردی المتوفٰی 847ھ کا فتویٰ زیب قرطاس ہے ۔

ان تزوجہا بشہادۃ اللہ ورسولہ اعلم لا ینعقد ویخاف علیہ الکفر لانہ یوہم انہ علیہ السلام وعندہ مفاتیح الغیب .... الایۃ وما اعلم اللہ الخیار عبادہ بالوحی او الالہام الحق لم یبق بعد الاعلام غیبا فخرج عن الحصرین الستفادین من تقدیم المسند والحصیر بالا (کتاب النکاح فصل سادس فی الشہود حاشیہ فتاویٰ عالم گیری ج 4 ص 119

کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو گواہ بنا کر نکاح کرے گا تو ایسا نکاح منعقد نہیں ہو گا اور ڈر ہے کہ یہ شخص عنداللہ کافر ہوجایئے گا کیونکہ اس طرح وہ باور کروا رھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ غیب جانتے تھے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : غیب کی چابیاں اللہ ہی کے پاس ہیں اور انہیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ وحی یا سچے الہام کیساتھ اپنے پسندیدہ بندوں کو جتلا دیا ھے وہ بتلادینے کے بعد علم غیب کی تعریف میں داخل نہیں کیونکہ مسند کو مقدم لانے اور کلمہ حصر الاّ کیوجہ سے علم غیب کی تعریف سے خارج ہے ۔

قرآن مجید کی ان پانچوں نصوص صریحہ اور احادیث صریحہ و صحیحہ سے یہ بات واضح ہوئی کہ رسواللہ ﷺ کے حق میں غیب دانی کا وقیدہ رکھنے والے اہل بدعت نجومی اور دست شناس کذاب اور مفتوی ہیں اور حنفی فقیہ علامہ کردری کے مطابق یہ ڈر ہے کہ وہ اس عقیدے کیوجہ سے کافر عنداللہ کا فرقرار پائے اور آخر میں نجومیوں ، کاہنوں اور دست شناسوں کی تصدیق کرنے والے خوب ے ادرکھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

(عن حفصۃ رضی اللہ عنہا قالت رسول اللہ ﷺ من اتی عرافا فسالۃ عن شیء لم یقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ. (رواہ مسلم بات الکہانۃ ص 233 (1)

کہ جو شخص کاہن اور نجومی کے پاس گیا اس سے آئندہ کے بارے میں کچھ پوچھا اور اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی ۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب بارش برسی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (2) :

(ہل تدرون ماذا قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ أعلم قال قال أصبح من عبادي مؤمن بي وکافر فأما من قال مطرنا بفضل اللہ ورحمتہ فذلک مؤمن بي کافر بالکوکب وأما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بي مؤمن بالکوکب. (متفق علیہ

کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں : فرمایا : اللہ نے میرے کہ کچھ بندے مجھ پر ایمان لانے والے ہیں اور کچھ کفر کرنے والے ہیں ۔ کس نے یہ کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش برسی ہے، میرے اوپر ایمان لانے والا اور ستارے کیساتھ کفر کرنے والا ہے، اور جس نے یہ کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کیوجہ سے بارش ہوئی ہے وہ میرے ساتھ کفر کرنے اور ستارے پر ایمان رکھنے والا ہے ۔

(عن ابی ہریرہ ان رسول اللہ ﷺ قال من اتی کاہنا فصدقہ بما یقول .... فقد بری مما انزل علی محمد ﷺ. (رواہ احمد وابوداوَد (3)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کاہن دست شناس اور نجومی وگیرہ کے پاس گیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو وہ اس شریعت سے بیزار ہوچکا ہے جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہیں ۔

یہ ہے کاہنے نجومیوں اور دست شناسوں کی حقیقت اور ان کے پاس جانے والوں کا انجام بد۔ اللہ تعالیٰ ایسے عقائد باطلہ اور افکار فاسدہ سے تمام مسلمانون کو محفوظ رکھی آمین ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ محمدیہ](#)

ج1ص182

محدث فتویٰ